6- لب کشا لوگ ہیں، سرکار کو کیا بولنا ہے

ولادت: ۱۹۳۳

وفات: ۲۰۰۸

احمد فراز

www.ilmkidunya.com

الفاظ	معنی
پسِ پردہ	پردے کے پیچھے
لب کشا	لب کھولنا، بولنا
اسرار	راز
دار	پھانسی کا مقام

اشعار کی تشریح

شعر نمبر ۱ ۔

لب کشا لوگ ہیں سرکار کو کیا بولنا ہے

اب لہو بولے گا تلوار کو کیا بولنا ہے

تشریح

www.ilmkidunya.com

اس شعر میں شاعر احمد فراز کہتے ہیں کہ حاکم وقت نے جتنے ظلم و ستم ڈھانے تھے ڈھا چکا اب وقت آگیا ہے کہ ان مظلوم لوگوں کا لہو ان سے حساب لے گا احمد فراز ایک انقلابی شاعر کو ہمیشہ حکومت وقت کی غلط اور عوام دشمن پالیسیو ںکیا خلاف بولتے رہے اور حکومت کی زیر عتاب رہے اس سے یسر احمد فراز کہتے ہیں کہ لوگ میرے خلاف .بیان دینے کے لیے تیار ہے حکومت اور حاکوقت کا کام اب آسان ہوگیا ہے مجھے مجرم ثابت کرنے کے لیے اب انہیں زیادہ بولنے اور کچھ کرنے کی ضرورت نہیں آپ فون نہیں گرے گا اور اگر بولے گا تو اپنی صفائی پیش کرے گا تلوار کو اجازت دے دی گئی ہے وہ خون بہا سکتی ہے مطلب یہ کہ مجھے مجرم ثابت کر دیا گیا ہے۔ ان کے ہاں ظالم حکمرانوں کے خلاف بغاوت کا جذبہ ملتا ہے اس لئے سیر میں انہوں نے ظالم حکمرانوں کے مظالم سے تنگ آکر انقلاب برپا کرنے والوں کی ترجمانی کی ہے۔

<u>شعر نمبر۲۔</u>

بکنے والوں میں جہاں ایک سے ایک آگے ہو

ایسے میلے میں خریدار کو کیا بولنا ہے

<u>تشریح</u>

www.ilmkidunya.com

شائستہ میں ضمیر فرشتوں اور وطن کا سودا کرنے والوں کی طرف سارا کرتا ہے کہ جب ملک میں اتنی بڑی تعداد میں اپنا ضمیر بیچنے والے موجود ہوں گے تو پھر ان کو کم سے کم داموں میں خریدنے والے بھی موجود ہوں گے جو ان کو خریدنے کے لیے تیار ہوتے ہیں شاعر احمد فراز شعر میں کہتے ہیں کہ میرے خلاف بیان دینے کے لئے حاکم وقت نے کچھ افراد خریدے گا ارادہ ظاہر کیا تھا جس میں بے شمار لوگوں نے لبیک کہا اور آگے بڑھ کر اپنی بولی لگائی اگر بکنے والا اپنی خوشی سے اپنے ہاتھ کو بکنے کے لیے خریدار کے سامنے کام بہت آسان ہو جاتا ہے اور خرید و فروخت میں بے ایمانی کرنے کے الزام سے بھی بری ہو جاتا ہے۔

www.ilmkidunya.com

<u>شعر نمبر ۳۔</u>

لو چلے آئی عدالت میں گواہی دینے

مجھ کو معلوم ہے کسی یار نے کیا بولنا ہے

<u>تشریح</u>

سرائیکی تھے کہ اپنے ضمیر اور کس چائے کو چند سکوں کے عوض فروخت کرنے والوں کی پہچان ہر سچے اور کھرے انسان کو ہوتی ہے احمد فراز کہتے ہیں کہ زمین فروش لوگ میرے خلاف عدالت میں گواہی دینے کے لیے جمع ہو گئے

ہیں میں ان سب کو جانتا ہوں اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ میرے خلاف کس نے بیان دینا ہے یہ سب میرے ساتھی اور دوست تھے لیکن اب وہ وعدہ معاف گواہ بن کر حاکم وقت کے ہاتھوں بک گئے ہیں۔

شعر نمبر۴۔

اور کچھ دیر رہے گوش بر آواز ہوا

پھر چراغ سر دیوار کو کیا بولنا ہے

تشریح

اسے مصر میں اپنے لئے دیوار پر رکھے گئے چراغ کو بطور استعارہ استعمال کیا اور یہ کہنا چاہتا ہے کہ میری مثال اس دیوار پر کھیرا کی ہے جو پورے گھر کو روشن کرتا ہے یا نہیں صاحب کو انقلابی سوچ نے پورے ماحول کو سرگرم عمل کر دیا یا کیا لیکن ان کے زمانے میں قرآن اس کی آواز کو دبانا چاہتے ہیں اس لیے وہ کہتا ہے کہ میں تو چراغ کی طرح مجھ پر ختم ہونے والا ہوں مگر میرا پیغام زندہ رہے گا شاعر احمد فراز اپنے اثر میں کہتے ہیں کہ دیوار کے اوپر جو چراغ جل رہا ہے اگر ہوا اپنی موجوں سے اسے بجادے اور اسے بولنے کی مہلت نہ دی تو اسے کیا پتہ چلے گا کہ ہر اک کیا کہنا چاہتا

www.ilmkidunya.com

ہے اس لیے میں ہوں اسے کہتا ہوں کہ کچھ دیر کے لیے اتنی تیزی دکھانے سے گریز کرے اور چراغ کا بیان بھی سنیں کہ وہ کیا کہنا چاہتا ہے پھر فیصلہ کرنا اس کا کام ہے لیکن ذرا کو صفائی کا موقع دینا اس کا حق ہے۔

شعر نمبر ۵۔

مجھ سے کیا پوچھتے ہو آخری خواہش میری

ایک گنہگار سردار کو کیا بولنا ہے

تشریح

سر کیا ہے کہ جب جال میں پورا نے مجھے گناہگار سیر کر موت پھانسی کی سزا دے دی اور مجھے پھانسی پر چڑھانے سے پہلے میری آخری خواہش پوچھی جا رہی ہے تو میں اپنی آخری خواہش کیا بتاؤں جب کہ میں جانتا ہوں کہ میں بے گناہوں احمد فراز کہتے ہیں کہ پھانسی دینے سے پہلے مجرم سے اس کی آخری خواہش کے بارے میں پوچھا جاتا ہے تاکہ اگر ہو سکے تو پورا کیا جائے احمد فراز کہتے ہیں کہ تم لوگ مجھ سے آخری خواہش کے بارے میں کیوں پوچھتے ہو جو شخص گنہگار ہو پھانسی کے نتیجے پر کھڑا ہوں اور کچھ ہی دیر میں اس کی موت یقینی ہے جب دنیا میں اس کا وقت ختم ہو چکا ہو تو خواہش کیا معنی رکھتی ہے۔

www.ilmkidunya.com

www.ilmkidunya.com

شعر نمبر ۶۔

کلکتہ شہر بھی چپ شاہ کے فرمان کے بعد

اب کسی واقف اسرار کیا بولنا ہے

تشریح

www.ilmkidunya.com

سایہ تھا کہ حکمرانوں کے ظلم و ستم نے عوام کی زبان پر مہر لگا دیا وہ سب کچھ جانتے ہوئے بھی خاموش ہیں ایک عام آدمی بھی ان جابر حکمرانوں کے تمام بھیدوں سے واقف ہے ان کی سب کو معلوم ہے مگر ان کے خوف نے ہر چیز کو چپ رہنے پر مجبور کیا ہوا ہے اس شعر میں شاعر احمد فراز کہتے ہیں کہ جب بادشاہ وقت نے مجھے ان کو پھانسی دینے کا حکم جاری کیا ہے اصل حقیقت سے واقف ہے وہ اس ماحول میں کیا کر سکتے ہیں جو لوگ میرے پھانسی کے فیصلے کے خلاف ہے اور میرے طرفدار ہیں وہ ان حالات میں مجبور ہیں کہ میرے حق میں آواز اٹھا سکیں۔

www.ilmkidunya.com

شعر نمبر ۷۔

وہی جانے پس پردہ جو تماشہ گر ہے

کب کہاں کون سے کردار کو کیا بولنا ہے

<u>تشریح</u>

شاعر میں ان امراء اور حکمرانوں کی طرف اشارہ کیا ہے جو حکومتی نظام کو کسی کھیل تماشہ کتنا چلا رہے ہیں ان کے لیے ان کے ماتحت کاٹ پتلو کی طرح ہے جن کی روح کے پیچھے رہ کر جس طرح چاہے ان کو حرکت دیتے ہیں اس قرار دینے والا جزا دینے کا تماشہ جس شخص نے بنایا ہے وہ پردے کے پیچھے چھپا ہوا ہے اپنے آپ کو ظاہر نہیں کرنا چاہتا لیکن کیونکہ یہ سازش اس کی تیار کی ہوئی ہے اس لئے وہ جانتا ہے کہ جن کرداروں کو مجھے سزا دینے کے لیے تیار کیا گیا ہے ان کو میرے خلاف کیا بیان دینا ہے کب دینا ہے اور کس نے دینا ہے سب کو الگ الگ پٹی پڑھائی گئی ہے۔

<u>شعر نمبر ۸۔</u>

جہاں دربار ہوں شاہوں کے مصاحب ہو فراز

وہاں غالب کے طرف دار کو کیا بولنا ہے

<u>تشریح</u>

www.ilmkidunya.com

غزل کے مقطع میں شاعر نے تلمی کی صنعت استعمال کرتے ہوئے اس شہر کی طرف اشارہ کیا ہے جو بادشاہوں کے دربار کی شان ہوتے تھے اور بادشاہوں کے خاص شعرا میں ان کا شمار ہوتا تھا شاعر احمد فراز نے آخر میں اپنے آپ سے مخاطب ہو کر کہتے ہیں کہ فراز وہاں بڑے بڑے بادشاہوں کے دربار لگے ہوں نوکر چاکر اور دوسرے مصاحبین مؤدب کھڑے ہیں اور خوف کا ماحول ہو وہاں مرزا غالب کا ایک ساتھی کیا کر سکتا ہے یعنی ایک شاعر بیچارے کی کون سنتا ہے مرزا غالب بھی مشہور غزل گو شاعر تھے وہ بھی حکومت وقت کی زیر عتاب رہے تھے اور بڑی مشکل سے اس کی جان چھوٹ گئی ۱۸۵۷ کی جنگ آزادی میں انگریزوں نے مرزا غالب پر بغاوت کا الزام لگا دیا احمد فراز نے اپنے جرم اور اپنی حیثیت کی کیا خوب تشبیہ مرزا غالب سے دی ہے۔

www.ilmkidunya.com